فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"تو پوچھ لیا کروان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے" (ترجمہ شیخ الہند)

فتاوی یسئلونک

دار الافتاء والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 49 | جمعۃ المبارک 12 جمادی الثانی 1441ھ 07 فروری 2020ء

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- بالمشافہ: سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہ جمع کروائیں۔
- بذریعہ ویب سائٹ: www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- بذریعہ برقی مراسلہ: ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- بذریعہ واٹس ایپ: 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

نوٹ: جوابات/فتاوی، سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

دار الافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: حضرت مفتی صاحب یہ فرمائیں، آج کل جو آٹومیٹک کپڑے دھونے کی مشین استعمال ہو رہی ہے، جس میں صرف کپڑے ڈال کر وقت طے کرنا پڑتا ہے جس میں مشین ایک بار سرف میں کپڑے دھوتی ہے اور پھر سارا پانی پھینک کر دوبارہ پانی لے کر کھنگالتی ہے اور پھر کپڑے نچوڑتی ہے۔ اگر اس میں پاک کپڑوں کے ساتھ ناپاک بھی ڈال دیے جائیں تو کیا سارے پاک ہو جائیں گے؟

جواب: کپڑے دھونے کی خودکار مشین وغیرہ میں پاک اور ناپاک کپڑے ایک ساتھ دھونا مناسب نہیں کیوں کہ پاک اور ناپاک کپڑے ایک ساتھ دھونے میں پاک کپڑے بھی ناپاک ہو جاتے ہیں؛ اس لیے پہلے ناپاک کپڑوں کی ناپاکی دور کر دی جائے یا انھیں تین بار سادے پانی میں اچھی طرح نچوڑ دیا جائے' اس کے بعد سب کپڑے ایک ساتھ دھوئے جائیں۔ لیکن اگر کسی نے پاک اور ناپاک کپڑے خودکار مشین میں ایک ساتھ دھوئے تو پاک اور ناپاک کپڑے اس وقت پاک ہوں گے' جب سب کپڑے باہر نکال کر تین مرتبہ اچھی طرح بھگو کر نچوڑے جائیں یا پھر مشین میں کپڑوں سے سرف کا پانی نکالتے وقت خوب زیادہ مقدار میں پانی جاری کر دیا جائے تو اس سے بھی کپڑے پاک ہو جائیں گے۔

(ألف) الثوب إذا تنجس ووجب غسله ثلاث مرات. (الفتاوى الهندية، الباب السابع فی النجاسة وأحكامها، الفصل الأول فی تطهير الأنجاس)

(ب) أن المتنجس إما أن لا يتشرب فيه أجزاء النجاسة أصلا...أو يتشرب فيه قليلا كالبدن والخف والنعل أو يتشرب كثيرا...وأما فی الثالث فإن كان مما يمكن عصره كالثياب فطهارته بالغسل والعصر إلى زوال المرئية وفی غيرها بتثليثهما. (رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الانجاس)

(ج) أما لو غسل فی غدير أو صب عليه ماء كثير أو جرى عليه الماء طهر مطلقا بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس. (رد المحتار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس)

(د) وأما حكم الصب فإنه إذا صب الماء على الثوب النجس إن أكثر الصب بحيث يخرج ما أصاب الثوب من الماء وخلفه غيره ثلاثا فقد طهر؛ لأن الجريان بمنزلة التكرار والعصر والمعتبر غلبة الظن هو الصحيح. (البحر الرائق، کتاب الطهارة، قوله والنجس المرئی يطهر بزوال عين...)

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ میں نے سونار کے ساتھ بکنگ کی جس وقت سونے کی پرائز کم تھی اور کچھ پیسے بھی ادا کیے اور ساتھ یہ بھی طے ہو گیا کہ میں اسے قسطوں پہ ادا کروں گا اور پرائز پرانی ہی لگے گی، میں سال سے ڈیڑھ سال کے دوران اس کو پیسے ادا کر کے جو پرائز طے ہوئی تھی اس وقت کی وہ دوں گا۔ کیا یہ سود کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں؟

جواب: سونے چاندی کا لین دین اگر سونے چاندی کے عوض میں ہی ہو تو ایسی صورت میں ادھار لین دین جائز نہیں لیکن اگر سونے یا چاندی کا لین دین نوٹ اور روپے کے عوض میں ہو تو اس صورت میں ادھار لین دین جائز ہے لیکن کسی ایک جانب فی الحال مجلس عقد میں قبضہ ضروری ہے۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں لفظ بکنگ سے معلوم ہو رہا ہے کہ سونے کی بکنگ ہوئی ہے، عقد مکمل ہو کر سونے پر قبضہ نہیں ہوا بلکہ ڈیڑھ سال کے بعد ہو گا۔ اگر واقعةً مشتری نے سونے پر قبضہ نہیں کیا تو یہ معاملہ فاسد اور ناجائز ہے۔ البتہ آپ کی جمع کردہ رقم آپ کو مکمل واپس ملے گی۔

[تنبیہ] سئل الحانوتی عن بيع الذهب بالفلوس نسيئة. فأجاب: بأنه يجوز إذا قبض أحد البدلين لما فی البزازية لو اشترى مائة فلس بدرهم يكفی التقابض من أحد الجانبين قال: ومثله ما لو

باع فضة أو ذهبا بفلوس كما في البحر عن المحيط قال: فلا يغتر بما في فتاوى قارئ الهداية من أنه لا يجوز بيع الفلوس إلى أجل بذهب أو فضة لقولهم لا يجوز إسلام موزون في موزون وإلا إذا كان المسلم فيه مبيعا كزعفران والفلوس غير مبيعة بل صارت أثمانا اهـ.قلت: والجواب حمل ما في فتاوى قارئ الهداية، على ما دل عليه كلام الجامع من اشتراط التقابض من الجانبين فلا يعترض عليه بما في البزازية المحمول على ما في الأصل، وهذا أحسن مما أجاب به في صرف النهر من أن مراده بالبيع السلم والفلوس لها شبه بالثمن، ولا يصح السلم في الأثمان ومن حيث إنها عروض في الأصل اكتفى بالقبض من أحد الجانبين تأمل (رد المحتار، كتاب البيوع، باب الربا، مطلب في استقراض الدراهم عددا)

سوال: ایک بلڈنگ ہے جس میں مسلم اور بہت سے غیر مسلم ہندو، کرسچن، شیعہ، آغانی وغیرہ رہتے ہیں، اس بلڈنگ کے نیچے مسلمانوں نے مسجد بنائی ہوئی ہے، اپارٹمنٹ انتظامیہ مسجد کے انتظامی اخراجات کے لیے تمام لوگوں (مسلمانوں اور غیر مسلموں) سے چندہ جمع کرتی ہے اور پھر سب کے مشترکہ جمع شدہ چندے سے مسجد کے اخراجات اور امام کی تنخواہ وغیرہ کی ادائیگی کرتی ہے۔ کیا اس طرح کرنا درست ہے؟ مفصل مدلل جواب عنایت فرمائیے۔

جواب: اگر یہ احتمال نہ ہو کہ کرسچن یا کوئی غیر مسلم مسجد میں چندہ دے کر اہل اسلام پر احسان رکھے گا یا مسلمان اس کے چندے سے مغلوب ہو کر اس کو مسجد میں اپنے دین کی ترویج کی اجازت دے دیں گے تو غیر مسلم کا چندہ قبول کرنا اور اس کو مسجد کی ضروریات میں صرف کرنا جائز ہے۔ البتہ قادیانی، بوہری، آغانی چونکہ زندیق کے حکم میں ہیں اس لیے ان سے کسی قسم کی مالی معاونت حاصل کرنا جائز نہیں۔ شیعہ اگر دیتے وقت اپنا تشخص ظاہر کرے اور آئندہ چل کر فتنے کا اندیشہ ہو تو ان سے خصوصی چندہ لینا جائز نہیں، البتہ اگر دیگر کے ساتھ عمومی چندے میں حصہ ملائے تو بظاہر اس میں کوئی حرج نہیں۔

(الف) أن شرط وقف الذمي أن يكون قربة عندنا وعندهم كالوقف على الفقراء أو على مسجد القدس، بخلاف الوقف على بيعة فإنه قربة عندهم فقط أو على حج أو عمرة فإنه قربة عندنا فقط فأفاد أن هذا شرط لوقف الذمي فقط. (رد المحتار، كتاب الوقف، مطلب قد يثبت الوقف بالضرورة)

(ب) يعلم مما هنا حكم الدروز والتيامنة فإنهم في البلاد الشامية يظهرون الإسلام والصوم والصلاة مع أنهم يعتقدون تناسخ الأرواح وحل الخمر والزنا وأن الألوهية تظهر في شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج، ويقولون المسمى به غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا - صلى الله عليه وسلم - كلمات فظيعة. وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادي فيهم فتوى مطولة، وذكر فيها أنهم ينتحلون عقائد النصيرية والإسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف. ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم، وفيهم فتوى في الخيرية أيضا فراجعها. (الدر المختار، كتاب الجهاد، مطلب توبة اليأس مقبولة دون إيمان اليأس)

سوال: ہمارے ایک دوست کنسٹرکشن کا کام کرتے ہیں اب انہیں بوہریوں کے ہاں کام مل رہا ہے ان کا جماعت خانہ تعمیر کرنا ہے تو کیا کسی مسلمان کے لیے بوہریوں کا جماعت خانہ تعمیر کرنا صحیح ہے؟

جواب: بوہری مذہب کے چند عقائد ذیل میں ذکر کیے جا رہے ہیں جو گجراتی زبان میں شائع کردہ ایک کتابچہ سے لیے گئے ہیں، اس میں ان کے داعی جس کا لقب ”برہان

الدین'' ہے، کہتا ہے:

۱۔سورہ النجم میں ''وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى'' کہہ کر اللہ تعالی نے داعی سیدنا نجم الدین کی بزرگی اور عظمت کی قسم کھائی ہے اور انہیں نجم کا لقب دیا ہے واضح رہے کہ نجم الدین موجودہ پیشوا برھان الدین کا دادا تھا۔(معاذ اللہ)

۲۔مزید لکھا ہے کہ آیت ''قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا۔ پیر بُرھان الدین کے لئے ہے۔(معاذ اللہ)

۳۔مجھے حضرت محمد ﷺ کے اختیارات حاصل ہیں اور میں بھی شارع ہونے کے وہ جملہ اختیارات رکھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کو حاصل تھے۔(معاذ اللہ)

۴۔برھان الدین لکھتا ہے کہ میں اختیارِ کلّی رکھتا ہوں کہ قرآنِ مجید کے احکام وتعلیمات اور شریعت کے اصول وقوانین میں جب اور جس وقت چاہوں ترمیم کرتا رہوں۔(معاذ اللہ)

۵۔میرے تمام ماننے والے میرے ادنیٰ غلام ہیں اور اُن کے جان ومال، ان کی پسند ناپسند اور ان کی جملہ مرضیات کا مالک میں اور صرف میں ہوں۔

۶۔میں خیرات وصدقات کے نام سے وصول ہونے والی جملہ رقوم کو خود اپنی ذات اور اپنے خاندان پر خرچ کرنے کا بلاشرکت غیر مجاز ہوں اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس سلسلے میں مجھ سے کچھ پوچھے کوئی سوال کرے۔

۷۔میں کسی بھی ملک میں حکومت کے اندر حکومت ہوں اور میرا حکم ہر ملک میں میرے ماننے والوں کے لئے اس ملک کے مروج قانون سے افضل ہے جس کی پابندی ضروری ہے خواہ وہ میرا حکم اس ملک کے آئین وقانون کے منافی ہی کیوں نہ ہو۔

۹۔جو کوئی مجھے نہیں مانتا، اس کی نمازیں بھی فضول ہیں۔میری اجازت کے بغیر حج درست نہیں۔

واضح رہے کہ گجراتی زبان میں یہ کتاب: ''کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟'' جماعت کے ارکان نے مرتب کی ہے، مذکورہ عقائد میں داعی کے لیے نبوت اور خدائی اختیارات کا اثبات بالکل واضح ہے۔ اس لیے بوہری فرقہ زنادقہ کے حکم میں داخل ہے۔ ان سے رشتہ لینے دینے کا تعلق رکھنا جائز نہیں نیز ان کے جماعت خانہ کی تعمیر میں مزدور مستری کا کام کرنا یا ٹھیکہ لینا بھی جائز نہیں۔

يعلم مما هنا حكم الدروز والتيامنة فإنهم في البلاد الشامية يظهرون الإسلام والصوم والصلاة مع أنهم يعتقدون تناسخ الأرواح وحل الخمر والزنا وأن الألوهية تظهر في شخص بعد شخص ويجحدون الحشر والصوم والصلاة والحج، ويقولون المسمى به غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا - صلى الله عليه وسلم - كلمات فظيعة. وللعلامة المحقق عبد الرحمن العمادي فيهم فتوى مطولة، وذكر فيها أنهم ينتحلون عقائد النصيرية والإسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف. ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم، وفيهم فتوى في الخيرية أيضا فراجعها...(الدر المختار وحاشية ابن عابدين، كتاب الجهاد، مطلب توبة اليأس مقبولة دون إيمان اليأس)

ختم شد